اُردو لغت نویسی کے حوالے سے اُردو لغت بورڈ کی خدمات کا جائزہ

مہر محمد اعجاز صابر

Abstract:

"Urdu Development Board" was established in 1958 through a Resolution of the Ministry of Education, Government of Pakistan, dated 14th of June, 1958, which stated that the Board would compile and publish a comprehensive dictionary of Urdu on historical principles, on the pattern of Greater Oxford Dictionary and will take steps for the development of Urdu Language and Literature.It was renamed "Urdu Dictionary Board" through a resolation of Ministery of Education in 1982 .The Board under the supervission of different Scholars of Urdu completed this very difficult job just in 51 years by compiling 22 volums of Urdu Lughat .In this paper the Lexicographic services of Urdu Dictionary Board are presented.

ہر شخص بات چیت یا اپنی تحریروں کے ذریعے اپنے خیالات، محسوسات، جذبات اور اپنی دوسری معاشرتی، معاشی ضروریات اور اغراض و مقاصد کو دوسرے انسانوں تک پہنچانے کی فطرتی صلاحیت رکھتا ہے، اسی وجہ سے انسان کو حیوان ناطق بھی کہا گیا ہے۔ لوگ اپنی مادری زبان کے علاوہ دوسری زبانوں پر مہارت حاصل کر کے ان زبانوں کو بھی اپنے استعمال میں لاتے ہیں۔ دراصل زبان کوئی سی بھی ہو، کبھی ایک جیسی حالت یا شکل میں برقرار نہیں رہتی ہے، بل کہ اس میں وقت کے گزرنے کے ساتھ، بدلتے حالات، نئے تقاضوں اور انسان کے ذہنی و ثقافتی ارتقاء کے ساتھ صوتی، معنویاتی، صرفی اور نحوی میں سے کسی بھی قسم کی تبدیلیاں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ (۱)

اب اگر زبان کی بناوٹ پر غور کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ ''حرف'' زبان کی اکائی ہوتا ہے اور ہر ''حرف'' کوئی نہ کوئی خاص علامت، صورت اور شکل رکھتا ہے۔ جب ایک سے زیادہ حروف با ضابطہ طور پر آپس میں ملتے ہیں تو یہ الفاظ کا روپ دھار لیتے ہیں۔ زبان میں کسی بھی ایک لفظ کے لیے کئی دوسرے مترادف الفاظ استعمال ہو سکتے ہیں ۔ الفاظ کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ ان میں سے ہر لفظ ایک خاص شکل اور ہیت کا حامل ہوتا ہے۔ حروف کی مخصوص

ترتیب ہوتی ہے۔اس مخصوص صورت میں تبدیلی یا حروف کی ترتیب کا ہیر پھیر لفظ کے املا کو بگاڑ دیتا ہے۔الفاظ کی مختلف اشکال،ان کی ترتیب اور مترادفات کی تفہیم وتشریح کے لئے لغات سے مدولی جاتی ہے۔ان لغات میں ہرلفظ کی شکل وصورت ، ہیت ،حروف کی ترکیب وترتیب اور معنی ومترادف الفاظ دیے ہوتے ہیں ۔ان لغات کو استناد کا ایک اہم ترین ذریعہ سمجھا جاتا ہے اور کسی بھی اختلاف رائے کی صورت میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا ہے ۔(۲)

رشید حسن خان کا کہنا ہے کہ الفاظ کے اجزائے ترکیبی ،ان اجزا کی ترتیب،معانی ومفاہیم اور محل استعمال کے بارے میں ساری معلومات لغت میں موجود ہونا چاہیں اور ایک جامع لغت وہ ہوتی ہے جس میں لفظ کی سرگذشت بھی محفوظ ہو یعنی یہ پتا چلے کہ مختلف ادوار میں صورت اور معنی میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ۔(۳) اُردو زبان میں ایک ایسی ہی لغت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے وفاقی وزارتِ تعلیم ،حکومت پاکستان کی ایک قرار داد کے تحت کراچی میں ''ترقی اُردو بورڈ'' (اردوڈیولپمنٹ بورڈ) کے نام سے ایک ادارہ ۱۹۵۸ء میں قائم ہوا ۔اس بورڈ کے قیام کے مقاصد اُردو زبان وادب کی ترقی واشاعت اور خاص طور پر اُردولغت نویسی تھا۔ پاس کی گئی قرار داد کے مطابق اس ادارے کے بنیادی مقاصد میں شامل تھا کہ لسانیاتی قواعد اور اصولوں کی راہنمائی میں آکسفورڈ ڈکشنری کی طرز پر اُردوزبان کی ایک جامع لغت تیار کی جائے اور ساتھ ساتھ ایسے اقدامات اٹھائے جائیں جو اُردو زبان وادب کی ترقی وترویج کے لئے مفید ہوں ۔(۴) چوں کہ قرارداد کے تحت قائم ہونے والے اس ادارے کا بنیادی مقصد اُردولغت نویسی تھا اس لیے اس بنیادی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ۱۹۸۲ء میں ایک قرارداد کے تحت اس ادارے کا نام ''اُردوترقی بورڈ'' سے تبدیل کر کے ''اُردولغت بورڈ'' (اُردوڈکشنری بورڈ) رکھ دیا گیا ۔

اُردولغت بورڈ کے قیام کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں بورڈ کے ایک صدر محمد ہادی حسین نے یوں تبصرہ کیا تھا:

> ''یہ بات پاکستانی قوم کے لیے یقیناً باعث فخر ومباہات سمجھی جائے گی کہ انگریزی کے علاوہ دنیا کی کسی دوسری زبان میں اب تک اس قبیل اور اس پائے کی لغت شائع نہیں ہوئی۔اگر ہم اسے اپنا ایک قومی شاہ کار کہیں تو کیا یہ ایک مبالغہ آمیز دعویٰ ہوگا۔'' (۵)

اُردولغت بورڈ ،کراچی اُردو زبان وادب کی اشاعت وفروغ اور اُردو زبان کی ایک جامع لغت کی تیاری کے منصوبے کے ساتھ قیام عمل میں آیا۔اس ادارے کے مدیرانِ اعلیٰ اور صدور کے ناموں پر نظر دوڑائی جائے تو واضح ہوتا ہے کہ اس فہرست میں اُردو زبان وادب کے بڑے نام شامل رہے،اور ان میں سے ہر ایک کی اُردو زبان و ادب دوستی ہر قسم کے شک وشبہ سے بالاتر رہی ۔ان میں سے ہر ایک نے بورڈ کے تحت لغت نگاری کے اس عظیم منصوبے اور اُردو زبان کے فروغ میں اپنا کردار عمدگی سے ادا کیا۔

۱۴ر جون ۱۹۵۸ء کی وزارتِ تعلیم کی قرارداد کے مطابق اُس وقت اِس نو زائیدہ ادارے کے درج ذیل عہدے دار مقرر ہوئے ۔

۱۔ممتاز حسن سیکریٹری وزارتِ مالیات ،حکومت پاکستان صدر

۲۔ بیگم شائستہ اکرام اللہ	ہائی کمشنر برائے پاکستان لندن	نائب صدر
۳۔ عترت حسین زبیری	مشیرِ تعلیم، وزارتِ تعلیم، حکومت پاکستان	رکن
۴۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق	صدر انجمن ترقی اردو	مدیر اعلیٰ، رکن
۵۔ جوش ملیح آبادی		رکن
۶۔ ڈاکٹر محمد شبیر اللہ	صدر شعبہ بنگالی، راج شاہی یونیورسٹی، راج شاہی، مغربی پاکستان	رکن
۷۔ رازق الخیری	مدیر ماہنامہ عصمت، کراچی	رکن
۸۔ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی	صدر شعبہ اردو، جامعہ کراچی	رکن
۹۔ شان الحق حقی	محکمہ مطبوعات و فلم سازی، وزارتِ اطلاعات و نشریات، حکومت پاکستان	رکن
۱۰۔ ڈاکٹر حسام الدین راشدی	سندھی ادبی بورڈ، کراچی	رکن
۱۱۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ	پرنسپل اورینٹل کالج، لاہور	رکن
۱۲۔ عبدالحفیظ کاردار		رکن

معتمدین بورڈ کی فہرست:

۱۔ عبدالحفیظ کاردار	۱۹۵۸ء تا ۱۹۵۹ء
۲۔ شان الحق حقی	۱۹۵۹ء تا ۱۹۷۶ء
۳۔ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی	۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۵ء
۴۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری	۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۵ء
۵۔ ڈاکٹر حنیف فوق	۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۸ء
۶۔ پروفیسر ڈاکٹر سحر انصاری	۱۹۹۸ء تا ۲۰۰۰ء
۷۔ ڈاکٹر یونس حسنی	۲۰۰۱ء تا ۲۰۰۳ء
۸۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ	۲۰۰۳ء تا ۲۰۰۷ء

بورڈ کے قیام سے لے کر تا دمِ تحریر بورڈ کے چھ صدور رہ چکے ہیں۔ ان تمام شخصیات کا اُردو زبان و ادب میں اہم مقام ہے:

۱۔ ممتاز حسین	۱۹۵۸ء تا ۱۹۷۴ء
۲۔ محمد ہادی حسین	۱۹۷۵ء تا ۱۹۸۲ء
۳۔ محمد اظفر	۱۹۸۲ء تا ۱۹۸۹ء
۴۔ ڈاکٹر جمیل جالبی	۱۹۹۰ء تا ۱۹۹۷ء
۵۔ جمیل الدین عالی	۱۹۹۹ء تا ۲۰۰۱ء

۲۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری ۲۰۰۱ء تا ۲۰۰۸ء

اردو ڈکشنری بورڈ کے مدیران اعلیٰ کی فہرست پر نظر ڈالی جائے تو اس میں درج ذیل اہل علم و فضل دکھائی دیتے ہیں:

۱۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق ۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۱ء

۲۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ۱۹۶۷ء تا ۱۹۸۵ء

۳۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری ۱۹۵۸ء تا ۱۹۹۵ء

۴۔ ڈاکٹر حنیف فوق ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۸ء

۵۔ پروفیسر سحر انصاری ۱۹۹۸ء تا ۲۰۰۰ء

۶۔ مرزا سلیم بیگ قائم مقام ۲۰۰۰ء تا ۲۰۰۱ء

۷۔ ڈاکٹر یونس حسنی ۲۰۰۱ء تا ۲۰۰۳ء

۸۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ ۲۰۰۳ء تا ۲۰۰۷ء

۹۔ فرحت فاطمہ رضوی ۲۰۰۷ء تا ۲۰۰۹ء

۱۰۔ فہمیدہ ریاض ۲۰۰۹ء تا ۲۰۱۱ء

۱۱۔ عقیل صدیقی قائم مقام

ایک جامع اُردو لغت کی ضرورت شروع سے ہی محسوس کی جاتی رہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اُردو لغت کی تدوین کا منصوبہ سرسید احمد خان کے پیش نظر بھی رہا۔انھوں نے اُردو لغت کے چند صفحات نمونے کے طور پر علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ میں شائع بھی کروا دیئے تھے،لیکن وہ اپنی دیگر مصروفیات کی وجہ سے اس منصوبے پر کام نہ کر سکے۔(۶)

اُردو لغت بورڈ کراچی کے پہلے مدیر اعلیٰ اور بنیادی رکن بابائے اُردو مولوی عبدالحق مقرر ہوئے،جنھیں اُردو لغت کی تالیف کا خیال ایک عرصے سے تھا،اور جسے ۱۹۱۸ء میں انھوں نے عملی جامہ پہنانے کے بارے میں سوچا بھی تھا،لیکن انجمن ترقی اُردو، دہلی میں وسائل کی کمی راہ میں حائل رہی۔(۷) تاہم انھوں نے ذاتی حیثیت سے لغت نویسی کا کام جاری رکھا۔اور اس کام کا ایک بڑا حصہ تیار بھی کر لیا اور اس پر نظر ثانی جاری تھی اور بقیہ حصوں پر بھی کام جاری تھا کہ ۱۹۴۷ء میں دہلی میں فساد برپا ہونے اور اس کی زد میں انجمن کا دفتر آنے کی وجہ سے بہت سی کتابیں، قلمی مسودے اور اُردو لغت کا مسودہ بھی ضائع ہو گیا۔ (۸)

مولوی عبدالحق جنوری ۱۹۴۹ء میں ہجرت کر کے پاکستان آئے تو یہاں آکر انجمن کی نئے سرے سے بنیاد رکھی اور اُردو لغت نویسی پر کام شروع کر دیا،لیکن اس کام کو مکمل نہ کر سکے اور ان کا یہ کام الف ممدودہ کے الفاظ و محاورات تک محدود رہا۔اس کام کو جو کم و بیش ہزار صفحات پر محیط تھا،اردو انجمن ترقی پاکستان نے ''لغت کبیر'' کے نام سے شائع کروایا۔''لغت کبیر'' کا بسیط مقدمہ اردو لغت نویسی کی تاریخ میں ایک گراں قدر اضافہ سمجھا جاتا ہے۔اس مقدمے کا ایک طویل اقتباس اردو لغت بورڈ کی مطبوعہ اردو لغت کی پہلی جلد میں بھی شامل ہے اور اردو لغت بورڈ کے اراکین کے پیش نظر رہا ہے۔ (۹)

بقول بابائے اُردو مولوی عبدالحق :

> ''کراچی آنے کے بعد جب انجمن کا ٹھکانہ ہوگیا تو میں نے پھر لغات کا کام شروع کیا۔اس زمانہ میں اس قسم کی لغت کی تالیف تنہا شخص کا کام نہیں اس کے لیے عملے کی ضرورت ہوتی ہے۔انجمن کے پاس اتنا سرمایہ نہ تھا کہ ایک آدھ مددگار اور کاتب ملازم رکھے ۔ناچار یہ کام مجھے خود ہی کرنا پڑا۔انجمن کے کاموں سے جو وقت بچتا وہ میں اس میں صرف کرتا ۔بڑی کاوش اور محنت کے بعد تین حرف الف، ب، بھ مکمل ہوئے ہیں جو کم از کم دو ہزار صفحات پر آئے ہیں۔'' (۱۰)

ممتاز محقق ،نقاد اور ماہر علوم لغات ڈاکٹر رؤف پاریکھ لکھتے ہیں:

> "Just like Johnson, Abdul Haq had a keen sense of what a dictionary should be and intended only to record or register the language and not 'to fix' or 'form it'. He began work on Lughat-e-kabeer or The Grand Urdu Dictionary in 1930 - which was published quite later,and, that too, incompletely - and wrote in its foreword that the job of a lexicographer is to record and register the language, its usage and the changes it goes through. A lexicographer, he wrote, cannot be given the licence to decide which word is correct or good or is to be retainedand entered in the dictionary and which one is to be labelled incorrect or bad and is to be consigned to the graveyard.The most comprehensive dictionary of Urdu, he wrote, would record each and every word of the language, whether archaicor obsolete, offensive or derogatory, technical or poetic, dated or modern." 11

لغت نویسی اور فن لغت نویسی کے بارے میں بابائے اُردو کے خیالات کا اندازہ اس اقتباس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

> ''ایک بحث آکسفورڈ ڈکشنری والوں نے یہ پیش کی ہے کہ ڈکشنری انسائیکلو پیڈیا نہیں ہونی چاہیے۔انسائیکلو پیڈیا میں اشیاء کا بیان ہوتا ہے،ڈکشنری الفاظ کی تشریح ہے ۔انسائیکلو پیدیا میں اس سے بحث نہیں ہوتی کہ اشیاء کے الفاظ کس زبان کے ہیں،ان کی اصل کیا ہے اور اس کے مختلف استعمال کیا ہیں ۔ڈکشنری میں لفظ کی اصل ،اس کے مفہوم،مختلف استعمالات اور اس کے

> تمام اجزا سے بحث ہوتی ہے مثلاً انسائیکلوپیڈیا کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ فوج ،گھاٹ ،البتہ جیسے الفاظ کا ذکر کرے یا ان کی تاریخ وتشریح بیان کرے۔اسی طرح لغت میں جلد سازی کی معلومات یا ہوائی جہاز کی ساخت و تاریخ کا بیان بے محل ہوگا۔آکسفورڈ ڈکشنری کے مرتب کرنے والوں نے اس اصول کی بڑی سختی سے پابندی کی ہے۔انھوں نے تمام اعلام کو خواہ وہ تاریخی ہوں یا جغرافی ،بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔اصل یہ ہے کہ اس اصول کی پابندی اس سختی کے ساتھ لغت میں مضر ہوتی ہے۔انسائیکلو پیڈیا اور لغت میں حدود قایم کرنا بہت دشوار ہے۔بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی تشریح کامل طور پر اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ان اشیاء کا ،جن کا وہ مفہوم ادا کرتے ہیں، کچھ نہ کچھ ذکر کیا جائے۔علاوہ اس کے اشیاء کا بیان ،اسماء کی تعریف میں مضمر ہے۔اسی لیے ڈکشنری کو صحیح طور پر مرتب کرنے کے لیے ان دونوں طریقوں کا امتزاج خاص طور پر اردو لغت میں ضروری ہے کیونکہ ہماری زبان میں نہ تو انسائیکلو پیڈیائی ہیں اور نہ خاص قسم کی لغات ۔اگر اس کام کو احتیاط اور صحیح طریقے سے انجام دیا جائے تو ڈکشنری ،ڈکشنری ہی رہے گی، انسائیکلو پیڈیا نہیں ہو سکتی ۔البتہ اس کا خیال رکھنا ضروری ہوگا کہ معروف اور ادبی اعلام کا،تاریخی ہوں یا جغرافی ،وہیں تک ذکر کیا جائے جو ضروری عام معلومات کی حد تک ہوں ۔ان کے کارناموں ،سیرت اور جزئیات وغیرہ کے بیان کی کوشش نہ کی جائے۔" (۱۲)

بابائے اُردو اپنی ضعیف العمری اور علالت کے باعث ایک سال سے زیادہ بورڈ کے لیے خدمات سرانجام نہ دے پائے ۔اس لیے اُردو لغت کی پہلی چھ جلدوں کو مرتب کرنے کی ذمہ داری ممتاز محقق اور اُردو زبان و ادب کے استاد الاساتذہ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی نے نبھائی، جو اُردو لغت بورڈ کے اساسی ارا کین میں سے ایک تھے۔ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی نے ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۶ء تک کے دس سال کے عرصے میں بورڈ کے مدیر اعلیٰ اور سیکرٹری کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں ۔انھوں نے اس عرصے میں "الف" سے لے کر حرف "جیم" تک کے الفاظ پر مشتمل چھ جلدیں شائع کروائیں ۔اُردو لغت بورڈ کے زیرِ اہتمام اُردو لغت کی اشاعت کا باقاعدہ آغاز بھی ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی مرحوم کے ہاتھوں ہوا۔بورڈ کی موجودہ عمارت کی تعمیر و تزئین میں بساط بھر حصہ لینے کے ساتھ اردو ٹائپ کے کلیدی تختے کی تیاری میں بھی ان کی کوششوں کا خاصا عمل دخل رہا۔ (۱۳) اس دس سال کے عرصے میں اردو لغت (تاریخی اصول پر) کی پہلی جلد ۱۹۷۷ء میں، دوسری جلد ۱۹۷۹ء میں،تیسری جلد ۱۹۸۱ء میں، چوتھی ۱۹۸۲ء میں، پانچویں ۱۹۸۳ء میں اور چھٹی جلد ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی۔

اس کے بعد کی دس جلدیں ،جلد ہفتم تا جلد شانزدہم ۱۹۸۶ء سے لے کر ۱۹۹۴ء کے عرصے میں اُردو زبان و ادب کے استاد،محقق و نقاد ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی زیرِ ادارت و صدارت شائع ہوئیں ۔نو سال کی مدت میں دس جلدوں کا طبع ہو کر سامنے آنا ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی طبعی لگن، اُردو دوستی ،فرض شناسی اور بورڈ کے جملہ کارکنان کے

عزم و ہمت کی عکاس ہے۔ اُردو لغت (تاریخی اصول پر) کی ساتویں جلد ۱۹۸۶ء میں، آٹھویں جلد ۱۹۸۷ء میں،نویں جلد ۱۹۸۸ء، دسویں جلد ۱۹۸۹ء میں ،گیارھویں جلد ۱۹۹۰ء میں ،بارھویں اور تیرھویں جلدیں ۱۹۹۱ء میں ،چودھویں جلد۱۹۹۲ء میں ،پندرھویں جلد۱۹۹۳ء میں اور سولھویں جلد۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی۔

سترھویں جلد ۲۰۰۰ء میں قائم مقام مدیر اعلیٰ مرزا نسیم بیگ کے دور میں مکمل ہو کر شائع ہوئی۔ اٹھارھویں جلد ۲۰۰۲ء میں ڈاکٹر یونس حسنی کے دور میں طبع ہوئی۔ انیسویں سے اکیسویں تک کی تین جلدیں ممتاز محقق ، دانشور اور ماہر علم و تاریخ لغت نویسی ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی زیر ادارت بالترتیب ۲۰۰۳ء، ۲۰۰۵ء اور ۲۰۰۷ء میں شائع ہو کر منظر عام پر آئیں۔ آخری اور بائیسویں جلد ممتاز شاعرہ فہمیدہ ریاض کے زیر ادارت ۲۰۱۰ء میں مکمل ہو کر طبع ہوئی۔

اس طرح اُردو کی ۲۲ جلدوں پر محیط جامع لغت کی تدوین و اشاعت کا وسیع اور اہم تحقیقی، علمی و ادبی منصوبہ ۵۲ سال کے عرصے میں ۱۴ اپریل ۲۰۱۰ء کو پایہ تکمیل کو پہنچا، جس میں اُردو زبان و ادب کے ممتاز مشاہیر نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ ۲۲ جلدوں پر مبنی اُردو لغت "الف" مقصورہ سے "ی" تک کے الفاظ پر مشتمل ہے۔ اور اس کی ہر جلد بڑے سائز (۱۱x۹) کے ہزار ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ (۱۴)

بقول ڈاکٹر رؤف پاریکھ:

> "It was Wednesday, April 14, 2010. The last pages of the 22nd and final volume of Urdu Lughat Tareekhi usool par came out of press. The editors and staff were jubilant. Sweets were distributed and everyone seemed intoxicated - though no toasts were proposed for after 52 long years of terrible labour, to borrow Winchester's words, 22 tombstone-sized volumes of Urdu Dictionary were fully and finally complete." 15

اُردو لغت کی تیاری میں بہت تحقیق اور محنت سے کام لیا گیا۔ مسوادت کو سب سے پہلے ملک کے بڑے بڑے اسکالروں کی طرف اصلاح کے لیے بھیجا جاتا تھا، جو اصلاحی نقطۂ نظر سے ان مسودات کے ایک ایک لفظ کو باریک بینی سے دیکھتے تھے۔ بڑی ردّ و قدح کے بعد جب یہ مسودے بہم حتمی شکل اختیار کر لیتے تھے تو ان مسودات کے ٹائپ شدہ متیضے ایک بار پھر اردو زبان و ادب کے نامور علماء کی طرف بھیجے جاتے تھے۔ یہ ماہرین ان کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے بعد ضروری اصلاح اور رائے کے بعد بورڈ کو واپس بھیج دیتے تھے۔ (۱۶)

اس لغت کی خوبی یہ ہے کہ اس میں درج ہر لفظ کا تلفظ، اعراب مکتوبی اور قوسین میں اعراب ملفوظی کے ساتھ دیا گیا ہے اور لفظ کی قواعدی حیثیت کے بعد اس کی تذکیر و تانیث بتانے کے بعد معنی کی تفہیم اور لفظ کے مترادفات دینے کی بجائے ہر لفظ کی جامع تشریح اسناد اور حوالہ جات کے ساتھ کی گئی ہے۔ (۱۷) اس لغت کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس میں نثری اور نظمی شواہد پیش کرنے میں توازن رکھا گیا ہے، جب کہ اس سے پہلے اردو کی کم و بیش ہر لغت میں شواہد نظم سے دیئے جاتے تھے۔ (۱۸)

حوالہ جات :

(۱) خلیل صدیقی،**زبان کا ارتقا**،کوئٹہ،زمرد پبلی کیشنز،۲۰۰۰ء،ص:۷۸

(۲) رشید حسن خان:**اردو املا**،لاہور،فکشن ہاؤس،۲۰۰۷ء۔ص:۶۷۴

(۳) رشید حسن خان:**اردو املا**،لاہور،فکشن ہاؤس،۲۰۰۷ء،اردو املا،ص:۶۷۴

(۴) **تعارف،اردو لغت**،جلداول،۱۹۷۷،ص:الف

(۵) کاظمی،سیّد محمد اصغر:**ڈاکٹر فرمان فتح پوری ایک ہمہ جہت صاحب قلم**،لاہور،الوقار پبلی کیشنز،۲۰۱۲ء
ص:۳۱۵

(۶) ڈاکٹر سید عبداللہ،**سرسید احمد خان اور ان کے نامور رفقاء کی اردو نثر کا فنی و فکری جائزہ**
لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز،۲۰۰۸ء،ص:۳۷

(۷) شہاب الدین ثاقب : **بابائے اُردو مولوی عبدالحق ،حیات و خدمات**،کراچی: انجمن ترقی اُردو
پاکستان،۱۹۸۵ء،ص:۷۱

(۸) ایضاً ، ص:۷۱

(۹) ڈاکٹر فرمان فتح پوری،**ادبی تنقید کے نئے دریچے**،لاہور:الوقار پبلی کیشنز،۲۰۰۷ء،ص:۱۰۴

(۱۰) ایضاً،**بابائے اُردو مولوی عبدالحق، حیات وخدمات**،ص:۷۱

(۱۱) ڈاکٹر رؤف پاریکھ،ڈان،۲۳/مئی ۲۰۱۰ء

(۱۲) ایضاً،**بابائے اُردو مولوی عبدالحق، حیات وخدمات**،ص:۷۴۔۷۳

(۱۳) ایضاً،**ادبی تنقید کے نئے دریچے**،ص:۱۱۲

(۱۴) **تحقیق**،جام شورو،شمارہ۲،۲۰۱۰ء

(۱۵) ڈاکٹر رؤف پاریکھ،**ڈان**،۲۳/مئی ۲۰۱۰ء

(۱۶) ایضاً،**ادبی تنقید کے نئے دریچے**،ص:۱۰۵

(۱۷) **تحقیق**،جام شورو،شمارہ۲،۲۰۱۰ء،ص: ۱۹۵۔

(۱۸ ڈاکٹر سیّد جاوید اقبال،لیلیٰ عبدی خجستہ،’’اردو لغت نویسی میں شواہد درج کرنے کی روایت‘‘مشمولہ **تحقیق**،جام
شورو،شمارہ ۱۸، ۲۰۰۹ء،ص: ۲۰۰